قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)
روزنامہ
الفضل
لندن
مدیر: ابو سعید
Online Edition
جمعرات 01 جولائی 2021ء | 20 ذوالقعدہ 1442 ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:155

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَ سَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ﴿۵۷﴾

(الاحزاب: 57)

ترجمہ: یعنی اللہ اور اس کے فرشتے اس نبی پر درود بھیجتے رہتے ہیں پس اے مومنو! تم بھی اس نبی پر درود بھیجتے رہا کرو اور اس کے لئے سلامتی مانگتے رہا کرو۔

فرمان خلیفہ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام براہین احمدیہ میں اپنے ایک الہام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ’’جو الہام ہے وہ یہ ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ۔ اور درود بھیج محمدؐ اور آل محمدؐ پر جو سردار ہے آدم کے بیٹوں کا اور خاتم الانبیاء ہے صلی اللہ علیہ وسلم‘‘۔ آپ فرماتے ہیں کہ: یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ سب مراتب اور تفضّلات اور عنایات اسی کے طفیل سے ہیں اور اسی سے محبت کرنے کا یہ صلہ ہے۔ سبحان اللہ اُس سرور کائنات کے حضرت احدیّت میں کیا ہی اعلیٰ مراتب ہیں اور کس قسم کا قُرب ہے کہ اُس کا مُحب خدا کا محبوب بن جاتا ہے اور اس کا خادم ایک دنیا کا مخدوم بن جاتا ہے۔

ہیچ محبوبے نماند ہمچو یار دلبرم
مہر و مہ را نیست قدرے در دیارِ دلبرم
آں کجا رُوئے کہ دارد ہمچو رُویش آب و تاب
واں کُجا باغے کہ مے دارد بہارِ دلبرم

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد اول صفحہ 597تا598 حاشیہ)

کہ میرے محبوب جیسا کوئی نہیں ہے۔ اس کے ہاں چاند اور سورج کی بھی کوئی قیمت نہیں۔ ایسا چہرہ کہاں کہ اس جیسی آب و تاب رکھتا ہو اور ایسا باغ کہاں جو میرے محبوب جیسی بہار رکھتا ہو۔

۔۔۔۔۔۔پس دشمن ہمیں جو چاہے کہتا رہے۔ ہم پر جو بھی الزام لگاتے ہیں لگاتے رہیں۔ ہمارے دلوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے اور ہمیں سب سے بڑھ کر آپ کے خاتم النبیین ہونے کا ادراک ہے اور یہ سب ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم دشمن کے ہر حملے اور ہر ظلم کے بعد پہلے سے بڑھ کر اپنے ایمان میں بڑھتے چلے جانے والے ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پہلے سے بڑھ کر بھیجنے والے ہوں تا کہ مسلمانوں کو بھی آپ کے اس مقام کا صحیح ادراک حاصل ہو اور یہ بھٹکے ہوئے مسلمان بھی صحیح رستے پر آجائیں اور دنیا میں بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم پھیلے۔

(خطبہ جمعہ 16 دسمبر 2016ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- حضرت مسیح موعودؑ کے چند فارسی اشعار کا ترجمہ (منظوم)
- سورتوں کا تعارف
- تعارف صحابہ کرامؓ
- آؤ اُردو سیکھیں

فرمانِ رسول ﷺ

کونسا درود پڑھا جائے؟

حضرت کعبؓ بن عجرۃ بیان فرماتے ہیں:

ہم لوگوں نے (ایک دفعہ) حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ لوگوں یعنی آپ کے گھر کے ساتھ تعلق رکھنے والے تمام لوگوں پر درود کس طرح بھیجا کریں۔ سلام بھیجنے کا طریق تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا ہے (مگر درود بھیجنے کا طریق ہم نہیں جانتے)۔ آپؐ نے فرمایا یوں کہا کرو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء حدیث نمبر 3370)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

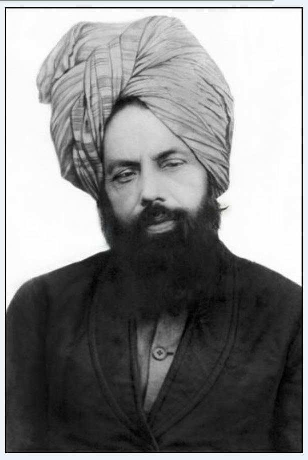

درود شریف گریہ وبکا کے ساتھ طرح پڑھا جائے

حضرت مسیح موعودؑ اپنے ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں:

’’درود شریف اس طور پر نہ پڑھیں کہ جیسا عام لوگ طوطے کی طرح پڑھتے ہیں۔ نہ ان کو جناب حضرت رسول اللہ ﷺ سے کچھ کامل خلوص ہوتا ہے اور نہ وہ حضورِ تام سے اپنے رسول مقبولؐ کے لئے برکاتِ الٰہی مانگتے ہیں۔ بلکہ درود شریف سے پہلے اپنا یہ مذہب قائم کر لینا چاہئے کہ رابطہ محبت آنحضرت ﷺ اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ ہرگز اپنا دل یہ تجویز نہ کرسکے کہ ابتدائے زمانہ سے انتہاء تک کوئی ایسا فرد بشر گزرا ہے جو اس مرتبہ محبت سے زیادہ محبت رکھتا تھا یا کوئی ایسا فرد آنے والا ہے جو اس سے ترقی کرے گا۔ اور قیام اس مذہب کا اس طرح پر ہوسکتا ہے کہ جو کچھ محبانِ صادق آنحضرت ﷺ کی محبت میں مصائب اور شدائد اٹھاتے رہے ہیں یا آئندہ اٹھا سکیں یا جن جن مصائب کا نازل ہونا عقل تجویز کرسکتی ہے وہ سب کچھ اٹھانے کے لئے دلی صدق سے حاضر ہو۔ اور کوئی ایسی مصیبت عقل یا قوّتِ واہمہ پیش نہ کرسکے کہ جس کے اٹھانے سے دل رک جائے اور کوئی ایسا حکم عقل پیش نہ کرسکے کہ جس کی اطاعت سے دل میں کچھ روک یا انقباض پیدا ہو اور کوئی ایسا مخلوق دل میں جگہ نہ رکھتا ہو جو اس جنس کی محبت میں حصہ دار ہو...... پس جب اس طور پر یہ درود شریف پڑھا گیا تو وہ رسم اور عادت سے باہر ہے اور بلا شبہ اس کے عجیب انوار صادر ہوں گے اور **حضورِ تام کی ایک یہ بھی نشانی ہے کہ اکثر اوقات گریہ وبکا ساتھ شامل ہو** اور یہاں تک یہ توجہ رگ اور ریشہ میں تاثیر کرے کہ خواب اور بیداری یکساں ہوجاوے۔‘‘

(مکتوبات جلد 1 صفحہ 13 پرانا ایڈیشن)

اسی طرح ایک دوسرے خط میں نصیحت کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

’’آپ درود شریف کے پڑھنے میں بہت ہی متوجہ رہیں۔ اور جیسا کہ کوئی اپنے پیارے کے لئے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے۔ ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے حضرت نبی کریم ﷺ کے لئے برکت چاہیں۔ اور بہت ہی تضرع سے چاہیں۔ اور اس تضرع اور دعا میں کچھ بناوٹ نہ ہو۔ بلکہ چاہئے کہ حضرت نبی کریم ﷺ سے سچی دوستی اور محبت ہو۔ اور فی الحقیقت روح کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت ﷺ کے لئے مانگی جائیں۔ کہ جو درود شریف میں مذکور ہیں...... اور ذاتی محبت کی یہ نشانی ہے کہ انسان کبھی نہ تھکے اور نہ ملول ہو۔ اور نہ اغراض نفسانی کا دخل ہو۔ اور محض اسی غرض کے لئے پڑھے کہ آنحضرت ﷺ پر خداوند کریم کے برکات ظاہر ہوں۔‘‘

(مکتوبات احمدیہ جلد 1 صفحہ 24-25 پرانا ایڈیشن)

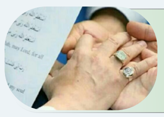

دربارِ خلافت

کس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے رُخ پھیرتا ہے؟ چند واقعات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پس دنیا والے چاہے وہ حکومتیں ہوں یا تنظیمیں، الٰہی جماعتوں کو تباہ نہیں کرسکتیں۔ بڑے بڑے فرعون آئے، ہامان آئے اور اس دنیا سے ناکام و نامراد گزر گئے۔ بڑے بڑے حاسد آئے اور اپنی حسد کی آگ میں آپ ہی جل کر بھسم ہو جاتے رہے اور ہو رہے ہیں۔ بڑے بڑے شریر اُٹھتے ہیں لیکن خود اپنے شروں کا نشانہ بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر ہو رہا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے رُخ پھیرتا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ذکر فرمایا کہ ہمیں پتہ نہیں لگتا بعض جگہ کس طرح پیغام پہنچتا ہے۔ تو جیسا کہ مَیں نے کہا اس کی آج بھی ہمیں مثالیں نظر آتی ہیں اور کثرت سے نظر آتی ہیں۔ ان واقعات میں سے جو آجکل ہو رہے ہیں چند واقعات مَیں نے مثال کے طور پر لئے ہیں وہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

ہمارے ایک فلسطین کے عَوَض احمد صاحب ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ بچپن کی ایک خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دی تھی کہ تم امام مہدی کے سپاہی بنو گے۔ تب سے امام مہدی کی تلاش میں تھا، ایک روز اچانک ایک عیسائی چینل دیکھا جس پر اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بدزبانی کر رہے تھے، تب فوراً عربی چینلز گھمانا شروع کئے کہ شاید کوئی اس کا جواب دے لیکن وہاں تو جادو، طلاق اور منافعوں کی باتیں ہو رہی تھیں بجائے اس کے کہ انہیں جواب دیتے۔ کچھ عرصے کے بعد خوش قسمتی سے ایم۔ ٹی۔ اے مل گیا۔ مجھے احساس ہوا کہ یہ سچے لوگ ہیں۔ پھر مستقل طور پر اُسے دیکھنا شروع کر دیا۔ اس چینل نے مجھے ہلا کر رکھ دیا۔ اب شرح صدر حاصل ہونے کے بعد بیعت کرنا چاہتا ہوں براہ کرم قبول فرمائیں۔ پھر عرب ملک کے ایک ہمارے دوست احمد ابراہیم صاحب ہیں کہتے ہیں کہ اچانک ایم۔ٹی۔ اے دیکھنے کا موقع ملا۔ پہلے کچھ تردد تھا پھر آہستہ آہستہ شرح صدر حاصل ہوتا گیا۔ استخارہ کرنے پر جواب ملا۔ اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ۔ گھر والوں کی طرف سے مخالفت اور مشکلات کا سامنا ہے کیونکہ وہ مولویوں کے زیرِ اثر ہیں۔ مجھے لکھتے ہیں کہ میرے ثباتِ قدم اور فیملی کی ہدایت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اِن کی نیک تمنائیں اور دعائیں قبول فرمائے۔

پھر ایک محمد عبد العاطی صاحب ہیں مصر کے، کہتے ہیں دو سال پہلے کی بات ہے کہ ٹی وی چینل گھماتے ہوئے اچانک ایم۔ ٹی۔ اے دیکھنے کا موقع مل گیا اور پروگرام سُن کر میں حیران رہ گیا اور جماعت کی طرف سے کی جانے والی قرآن و حدیث کی تفسیر پر غور و خوض کرنے پر مجبور ہوگیا۔ دوسری طرف دیگر مولویوں کے پروگرام بھی دیکھتا رہا۔ اس تجزیے کے بعد معلوم ہوا کہ اب تک حقیقت مجھ سے مخفی تھی اور اصل اور صاف ستھرا اسلام وہی ہے جو آپ لوگ پیش کرتے ہیں باقی سب خرافات ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت نصیب فرمائی۔ میں ایک سادہ سا مسلمان ہوں۔ گھر والے سارے میرے احمدی ہونے کے مخالف ہیں اور کوئی بات سننے کو تیار نہیں کیونکہ مولویوں نے ان کا برین واش کر رکھا ہے۔ ان سب کی ہدایت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی بھی نیک خواہشات پوری فرمائے۔

پھر ایک مصر کے حُسنی صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ بیعت کر کے یوں لگا جیسے ہم نئے سرے سے پیدا ہوئے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں رہ رہے ہیں۔ قبل ازیں کئی مسائل مثلاً وفاتِ مسیح وغیرہ کے بارے میں کچھ سمجھ نہ آتی تھی لیکن جماعت کے پاس گم گشتہ متاع مل گئی۔ تاہم مولویوں نے ہماری شدید مخالفت اور تکفیر شروع کر دی

بقیہ صفحہ 5 پر

حضرت مسیح موعودؑ کے چند فارسی اشعار کا ترجمہ

کلام مسیح موعودؑ

اے خداوند من گنا ہم بخش
سوئے درگاہ خویش را ہم بخش
روشنی بخش در دل و جانم
پاک کن از گناہ پنہانم
دلستانی دلربائی کن
بہ نگاہے گرہ کشائی کن
در دو عالم مرا عزیز توئی
وانچہ می خواہم از تو نیز توئی

ترجمہ

مولا مرے قدیر مرے کبریا مرے
پیارے مرے حبیب مرے دلربا مرے
بار گنہ بلا ہے مرے سر سے ٹال دو
جس رہ سے تم ملو مجھے اس رہ پر ڈال دو
اک نور خاص مرے دل و جاں کو بخش دو
میرے گناہ ظاہر و پنہاں کو بخش دو
بس اک نظر سے عقدہ دل کھول جایئے
دل لیجئے مرا مجھے اپنا بنایئے
ہے قابل طلب کوئی دنیا میں اور چیز؟
تم جانتے تم سے سوا کون ہے عزیز
دونوں جہاں میں مایہ راحت تمہیں تو ہو
جو تم سے مانگتا ہوں وہ دولت تمہیں تو ہو

الفضل 9 مارچ 1940ء

(درعدن صفحہ 30)

آج کی دعا

اَللّٰھُمَّ إِنِّیۡٓ أَصۡبَحۡتُ أُشۡھِدُكَ وَأُشۡھِدُ حَمَلَةَ عَرۡشِكَ وَمَلَآئِكَتَكَ وَجَمِیۡعَ خَلۡقِكَ أَنَّكَ أَنۡتَ اللّٰہُ لَآ إِلٰہَ إِلَّآ أَنۡتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُكَ وَرَسُوۡلُكَ

(سنن ابی داؤد کِتَابُ النَّوۡمِ بَابُ مَا یَقُوۡلُ إِذَآ أَصۡبَحَ حدیث:5069)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھے گواہ بناتا ہوں اور تیرا عرش اٹھانے والے اور دیگر فرشتوں اور تیری ساری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمد (ﷺ) تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔

یہ سید ومولیٰ پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی صبح کے وقت پڑھی جانے والی بخشش کی پیاری دعا ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’جو شخص صبح یا شام کے وقت درج ذیل دعا پڑھ لے، تو اللہ تعالیٰ اس کا چوتھائی حصہ آگ سے آزاد کر دے گا۔ اور جو شخص اسے دو بار پڑھے، اللہ اس کا آدھا حصہ آگ سے آزاد کر دے گا۔ اور جو شخص اسے تین بار پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کا تین چوتھائی آگ سے آزاد کر دے گا۔ اور جو شخص چار بار پڑھے، تو اللہ تعالیٰ اسے (کامل طور پر) آگ سے آزاد فرما دے گا۔‘‘ (دعا کے کلمات مذکورہ بالا ہیں)

مرسلہ: مریم رحمٰن

مترجم: ابو سلطان

سورتوں کا تعارف

سورۃ الطارق (86 ویں سورۃ)

(مکی سورۃ، تسمیہ سمیت اس سورۃ کی 18 آیات ہیں)

ترجمہ از انگریزی ترجمہ قرآن (حضرت ملک غلام فرید صاحب) ایڈیشن 2003ء

وقت نزول اور سیاق و سباق

جمہور علماء کی رائے کے مطابق یہ سورۃ مکی ہے اور اوائل نبوت کے دور کی ہے۔ نوڈلکے اور میور جو مغربی محققین ہیں، نے بھی اسی مؤقف سے اتفاق کیا ہے۔ یہ سورۃ، سورۃ الانفطار سے شروع ہونے والی سورتوں کی سیریز کی آخری سورۃ ہے۔ ان سب سورتوں میں پہلی آیت کسی نہ کسی طرح آخری دنوں میں آنے والے مجدد کی تائید میں دلیل مہیا کرتی ہے۔ درمیان میں آنے والی سورۃ المطففین کی ابتداء مختلف طرز پر ہے دراصل یہ سورۃ اپنی ایک سابقہ سورۃ کا ہی ایک حصہ ہے۔

موجودہ سورۃ ان مضامین کو آگے بڑھاتی ہے اور تکمیل کرتی ہے جو سورۃ الانفطار اور اس کے بعد آنے والی سورتوں میں بیان ہوئے تھے اور ان سابقہ اور بعد میں آنے والی سورتوں کے درمیان ایک پُل کا کام کرتی ہے۔ بہر حال اس سورۃ سے ایک نئے مضمون کا آغاز ہوتا ہے۔

سورۃ الاعلیٰ (87 ویں سورۃ)

(مکی سورۃ، تسمیہ سمیت اس سورۃ کی 20 آیات ہیں)

وقت نزول اور سیاق و سباق

یہ سورۃ آپ ﷺ کے دعویٰ نبوت کے اوائل میں نازل ہوئی تھی۔ قرآن کریم کے کئی مفسروں کے ساتھ ساتھ میور اور نوڈلکے کی بھی یہی رائے ہے۔ نوڈلکے کے نزدیک یہ سورۃ، سورۃ نمبر 78 (النباء) کے بعد نازل ہوئی تھی جبکہ بعض مسلمان علماء کی یہ رائے ہے کہ زمانی اعتبار سے یہ مکہ میں نازل ہونے والی آٹھویں سورۃ ہے۔

سابقہ سورۃ کا اختتام اس بیان پر ہوا تھا کہ قرآن کریم ایک مکمل اور کامل الٰہی قوانین پر مبنی کتاب ہے جو جملہ انسانیت کی ضروریات کو پورا کرتی ہے اور یہ کہ کسی دور میں بھی اس میں تبدیلی یا تنسیخ یا تحریف نہیں ہوسکتی۔ قرآن کریم کے اس دعویٰ سے ایک فطری اور ناگزیر سوال جنم لیتا ہے کہ سابقہ سورتوں میں جس مجدد کے آنے کی بار بار خبر دی جا رہی ہے تو ایسی کامل اور مکمل شریعت کے ہوتے ہوئے اس کے آنے کی کیا ضرورت ہے؟ موجودہ سورۃ اس اہم سوال کا جواب دیتی ہے۔

پھر سورۃ الطارق میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ انسانی ترقی، مختلف اتار چڑھاؤ والے ادوار سے گزر کر ہوئی ہے۔ اس حقیقت کے بیان سے ایک اور اہم سوال جنم لیتا ہے کہ کیا ایسی کامل قوانین پر مبنی شریعت جو ہر پہلو سے مکمل ہو، کے نزول کے بعد انسان کی ترقی میں یکسانیت اور ٹھہراؤ آجانا چاہیئے اور ہر طرح کے تنزل کے خلاف قوتِ مدافعت پیدا ہو جانی چاہیئے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک کامل شریعت اس کائنات کی ابتداء میں نازل نہ کی گئی اور آخر کیونکر اس کو آپ ﷺ کے زمانے تک مؤخر کر دیا گیا۔

موجودہ سورۃ ان دونوں سوالات کے جوابات پر روشنی ڈالتی ہے۔

اس سورۃ کا اپنی سابقہ سورۃ سے ایک فوری تعلق بھی ہے۔ سابقہ سورۃ میں یہ بتایا گیا تھا کہ انسان ایک نطفہ سے پیدا ہوا ہے جو اس کے باپ کے صلب سے پیدا ہوتا ہے اور اپنا رزق اپنی ماں کی چھاتیوں سے حاصل کرتا ہے۔ اس میں انسان کی تدریجی ترقی کی طرف ایک اشارہ کرنا مقصود تھا۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ جسمانی تدریجی ترقی کی طرح انسان کی روحانی ترقی بھی تدریجاً ہوتی ہے۔ آپ ﷺ موجودہ اور اگلی سورۃ (الغاشیہ) کو نماز جمعہ اور نماز عید کے موقع پر تلاوت فرماتے تھے۔

سورۃ الغاشیہ (88 ویں سورۃ)

(مکی سورۃ، تسمیہ سمیت اس سورۃ کی 27 آیات ہیں)

وقت نزول اور سیاق و سباق

یہ سورۃ بھی اپنی سابقہ سورۃ کی طرح مکہ میں نازل ہوئی۔ ابتدائی مستند علماء جن میں حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابن زبیرؓ شامل ہیں، کا بھی یہی مؤقف ہے۔ مشہور جرمن مستشرق نوڈلکے نے اس سورۃ کا وقت نزول چار نبوی میں بتایا ہے۔ موجودہ سورۃ اور چند سابقہ سورتیں مسلمانوں کے حالات زندگی جو آپ ﷺ کے دور میں تھے، کو بیان کرتی ہیں اور آئندہ کے حالات کو بھی، یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ اس سورۃ کو نماز جمعہ اور نماز عید میں تلاوت فرماتے۔ سابقہ چند سورتوں میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اسلام محض دنیاوی ذرائع کے حصول سے کامیاب نہیں ہوگا۔ جب مسلمانوں پر تنزل کا زمانہ ہوگا اور قرآن جیسا کہ اس کے لئے مقدر تھا زمین سے اٹھ کر آسمان پر چلا جائے گا تو ایک الٰہی مجدد ظاہر ہوگا جو اس کو واپس زمین پر لائے گا اور اس کو پوری آب و تاب سے زمین پر نافذ کرے گا۔ یہ بھی بتایا گیا تھا کہ اسلام کو ہمیشہ ایسے مخلصین ملتے رہیں گے جو اس کے حقیقی پیغام کی تبلیغ کرتے رہیں گے اور بعض ایسے ناقابل بیان حالات (جیسے کتابوں کی بکثرت اشاعت، سفر کی سہولت، جدید ٹیکنالوجی وغیرہ۔ مترجم) بھی پیدا ہوں گے جو اسلام کی ترقی اور کامیابی میں مد اور معاون ثابت ہوں گے۔

موجودہ سورۃ میں یہ بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کو شدید مخالفت اور سفاکانہ ظلم و تعدی کا بھی سامنا ہوگا اور اس کڑے امتحان میں ثابت قدم رہنے کے بعد انہیں کامیابی حاصل ہوگی۔ اگرچہ اس سورۃ کا تعلق ان نشیب و فراز کے بیان سے ہے جن سے مسلمانوں کو اپنی زندگی میں گزرنا پڑتا ہے۔ جیسا کہ اس سورۃ کے نام سے ظاہر ہے اس سے مراد قیامت کا دن بھی ہے۔ حساب کتاب کا دن خواہ اس دنیا میں ہو یا اگلے جہان میں ہو، جب ترازو رکھ دئے جائیں گے تو کچھ چہرے مرجھا جائیں گے جن پر افسردگی اور سیاہی چھا رہی ہوگی اور بعض دوسرے چہرے ایسے ہوں گے کہ خوشی سے مہک اٹھیں گے بوجہ اس مشقت کے جو انہوں نے بخوشی اٹھانا قبول کی۔

سورۃ الفجر (89 ویں سورۃ)

(مکی سورۃ، تسمیہ سمیت اس سورۃ کی 31 آیات ہیں)

وقت نزول اور سیاق و سباق

یہ سورۃ مکہ میں نازل ہونے والی ابتدائی سورتوں میں سے ہے۔ تاریخی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ یہ سورۃ نبوت کے چھٹے سال میں نازل ہوئی، نوڈلکے نے اس سورۃ کا وقت نزول سورۃ الغاشیہ کے معاً بعد رکھا ہے جو چوتھے سال میں نازل ہوئی تھی۔ اس سورۃ میں دوہری پیشگوئی مذکور ہے ایک تو آپ ﷺ کی ذات کے بارے میں اور دوسری مسیح موعود کے بارے میں ہے۔ ایک نہایت خوبصورت تمثیل کے طور پر یہ سورۃ آپ ﷺ کے آخری دس سالہ مکی دور کی مشکلات کی طرف اشارہ کرتی ہے اور آپ کی ہجرت مدینہ کی طرف بھی، جس میں آپ ﷺ کے سب سے قریبی اور مخلص صحابی حضرت ابو بکرؓ بھی آپ ﷺ کے ساتھ شامل تھے نیز مدینہ میں آپ ﷺ کے پہلے سال پر بھی روشنی ڈالتی ہے جو مشکلات اور شدائد سے پُر تھا۔ اس سورۃ کے مضمون کو ابتدائی تین صدیوں میں مسلمانوں کی ترقی کے بعد انکے دس صدیوں میں اسلام کے تنزل کے مضمون پر بھی محمول کیا جاسکتا ہے جس کے بعد مسیح موعود نے ظاہر ہونا تھا اور اس کے ظہور کے بعد پہلی صدی میں جو مشکلات اور مصائب اس کو درپیش ہونے تھے اور اس کے مشن اور پیروکاروں کو ملنے والی تکالیف کی طرف بھی اشارہ ہے۔

اس نشیب و فراز کے مختصر تمثیلی ذکر کے بعد جو اسلام کی راہ میں آپ ﷺ اور مسیح موعود علیہ السلام کے دور میں آنے تھے، اس سورۃ میں فرعون کا ذکر کیا گیا ہے تاکہ حق کی مخالفت کی طرف اشارہ کیا جاسکے جن کا ہر دور میں حق کو سامنا ہوتا ہے۔ پھر یہ ذکر ہے کہ حق کی مخالفت کا آغاز طاقت اور دولت کے گھمنڈ میں رہنے والوں کی طرف سے ہوتا ہے اور اپنی دولت اور طاقت کے غلط اور ناجائز استعمال کے سبب، ان کا تنزل ہوتا ہے۔ اس سورۃ کا اختتام اس بیان پر ہوا ہے کہ صرف چند خوش نصیب ایسے ہوتے ہیں جو الٰہی پیغام کو قبول کرتے ہیں اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارتے ہوئے خدا کی خوشنودی حاصل کر لیتے ہیں اور نتیجۃً ناکامی اور نامرادی کے خوف سے آزاد ہو جاتے ہیں اور خدا کے مخلص لوگوں میں شامل ہونے کے بعد ہمیشگی والی جنت کے وارث بن جاتے ہیں۔

غلام مصباح بلوچ ۔ کینیڈا

تعارف صحابہ کرامؓ

حضرت حافظ احمد دین صاحب رضی اللہ عنہ ۔ ڈنگہ ضلع گجرات

حضرت حافظ احمد دین صاحب رضی اللہ عنہ ولد محترم حافظ پیربخش صاحب قوم جنجوعہ ڈنگہ ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ آپ نے 21/جون 1897ء کو ڈنگہ کے چار اور بزرگان کی معیت میں قادیان حاضر ہوکر شرف بیعت حاصل کیا، آپ پانچوں کی بیعت کا اندراج اس زمانے کی ایک نایاب فہرست میں محفوظ ہے۔ (بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 649) یہ وہ ایام تھے جبکہ ملکہ وکٹوریہ کی ڈائمنڈ جوبلی کے سلسلے میں قادیان میں بھی جلسہ منعقد کیا جارہا تھا چنانچہ جلسہ کی کارروائی کی رپورٹ اور شاملین جلسہ کے اسماء کتاب تحفہ قیصریہ کے آخر میں درج ہیں جس میں 170 نمبر پر آپ کا نام بھی درج ہے۔ (روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 307) آپ اپنی بیعت کا پس منظر اور احوال بیان کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں:

''عاجز جون 1897ء بتقریب جلسہ جوبلی ملکہ معظمہ ہمراہی سید خصیلت علی شاہ صاحب مرحوم سب انسپکٹر پولیس تھانہ ڈنگہ ضلع گجرات و حافظ احمد دین صاحب مرحوم درزی استاذیم و میاں کرم دین صاحب مرحوم مدرس و حافظ کرم دین صاحب مرحوم احمدی ایک رؤیا کی بناء پر آیا۔ وہ رؤیا جنوری 1895ء بمقام پنیالہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان دیکھا تھا اور یکم جون 1897ء جبکہ عاجز رخصت پر گھر ڈنگہ آیا تو وہ رؤیا مولوی کرم الدین صاحب احمدی مرحوم کے آگے بیان کی۔ انہوں نے جناب سید صاحب مرحوم کے آگے بیان کی۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ رؤیا دارالامان کا نقشہ ہے اور وہ بزرگ سرخ ریش مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ وہاں چلو تصدیق کرلو۔ حافظ احمد دین صاحب مرحوم استاذیم کے آگے بیان کیا کہ سید صاحب مرحوم رؤیا کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ رؤیا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ہے، چونکہ وہ احمدیت کے مخالف تھے، بیچ پا ہوگے۔ آخر بڑی منت و سماجت سے ان کو اس بات پر راضی کیا کہ ایک دفعہ وہاں جاکر حالت دیکھنی چاہیئے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم بچے ہو وہاں بڑا جادو کا کام ہے۔ جو شخص قادیان کا کھانا کھالے اور مرزا صاحب کے پاس جاوے جادو سے مطیع کرلیتے ہیں۔ میں خود تمہارے ساتھ چلتا ہوں لیکن اس شرط پر کہ نہ قادیان سے کوئی کھائیں گے نہ وہاں ٹھہریں گے۔ آخر جلسہ جشن جوبلی جس کی تاریخ مجھے یاد نہیں جون 1897ء تھا دارالامان آئے۔ بہشتی مقبرہ سے پرلی طرف ننگل کے کنویں پر جس پر پختہ خانقاہ بنی ہوئی ہے ٹھہرے۔ رات وہیں رہے۔ ننگل سے روٹی لائے۔ 3 بجے دوپہر کے بعد یہاں آئے تھے۔ قادیان سے باہر کی طرف سے بڑے باغ سے ہوکر اس کنوئیں پر چلے گئے۔ شاہ صاحب موصوف سیدھے قادیان آئے۔ ان کا ایک نوکر ہم کو کنوئیں پر چھوڑ کر وہ بھی شاہ صاحب کے پاس چلا گیا۔ شام کے بعد شاہ صاحب کا نوکر آیا کہ تھوڑی دیر کے لئے قادیان آؤ۔ استاذیم نے فرمایا کہ اس شرط پر چلتے ہیں کہ کھانے کے لئے مجبور نہ کیا جائے۔ اس نے کہا۔ اچھا آؤ۔ اس کے ساتھ آئے۔ جب ہم آئے حضرت اقدس مسجد مبارک کے چھت پر جنوبی شہ نشین پر رونق فرماتھے۔ ہم نے ''السلام علیکم'' نہ کیا۔ میں نے حضرت اقدس کو دیکھتے ہی استاذیم کو کہا کہ یہ وہی

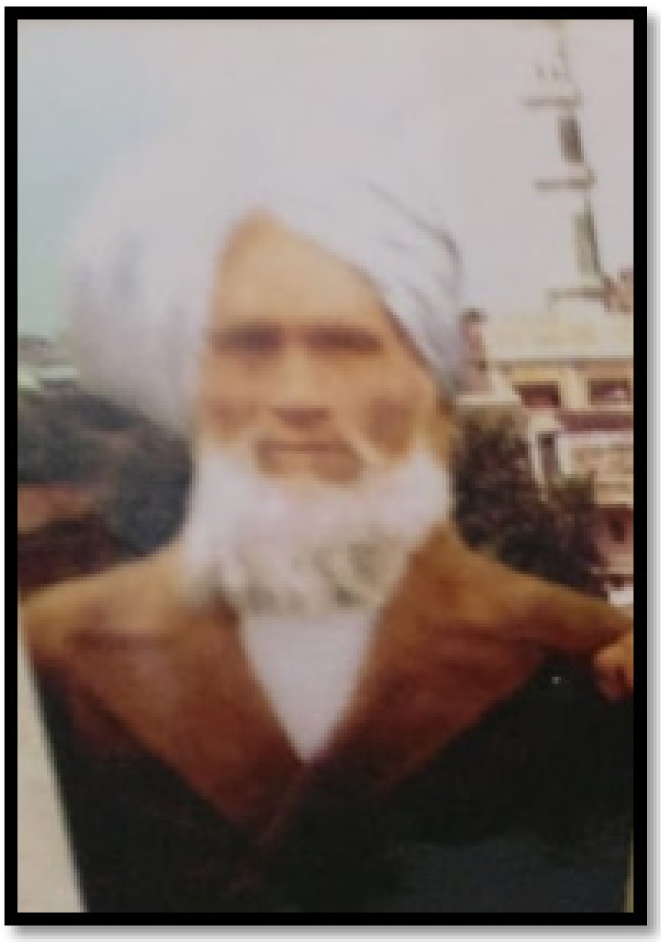

حضرت حافظ احمد دین صاحب رضی اللہ عنہ

بزرگ ہیں جن کو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ انہوں نے فرمایا خاموش رہو۔ میرے کچھ اعتراض ہیں وہ دل میں ہیں۔ اگر یہ سچے ہیں تو میرے اعتراضوں کا خود بخود جواب دیں گے۔ ورنہ صبح واپس چلے جائیں گے۔ حضرت اقدس نے تقریر شروع کردی۔ اس وقت حضور انور نے جمع نماز (اور) قادیان کے لنگر کے نہ کھانے کے متعلق بڑی زور سے تقریر کی اور کفار مکہ کے یہی اعتراض دہرائے پھر نماز کا وقت ہوگیا۔ ہم باہر کنوئیں پر چلے گئے۔ رات کے وقت شیخ علی محمد صاحب مرحوم ڈنگوی بھی آ گیا۔ رات کنوئیں پر سوئے۔ 4 بجے صبح کو میں نے دیکھا کہ حافظ صاحب لالٹین جلا کر کچھ لکھ رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ کیا لکھ رہے ہیں۔ وہ رونے لگ پڑے۔ فرمایا خواب لکھ رہا ہوں۔ بتلا تا نہیں۔ پھر بڑے زور سے رونے لگے۔ جس پر باقی ساتھی بھی اٹھ بیٹھے۔ آخر فرمانے لگے کہ چلو قادیان چلیں۔ ہم نے کہا نماز پڑھ کر چلیں گے۔ فرمانے لگے۔ جب تک خواب کا فیصلہ نہ ہوجائے۔ ہماری نماز نماز نہیں ہے۔ پھر کپڑوں کے پاس مجھے بٹھا کر ہر سہ ہمراہی قادیان چلے آئے۔ میں وہاں بیٹھا تھا۔ آٹھ بجے دن کے سب واپس آئے۔ میں نے کہا کہ اتنی دیر کیوں کی؟ استاد صاحب فرمانے لگے کہ میں نے بیعت کرلی ہے۔ بستر اٹھاؤ قادیان چلیں۔ بستر یں اٹھا کر حضرت خلیفۃ المسیح اول کے درس گاہ میں آگئے۔ اس دن وہ جلسہ جشن جوبلی تھا۔ پھر میں نے بھی دوسرے دن بیعت کرلی۔ اس کے بعد اکتوبر 1898ء میں آیا۔ فضل حق پادری کا سارا مباحثہ میں نے خود سنا اور اس کا اسلام لانا میں نے دیکھا۔ 11/نومبر 1899ء کو جلسہ الوداع کے موقعہ پر بھی آیا۔ سردار فضل حق ساکن ڈنگہ نے مسجد اقصیٰ میں میری موجودگی میں اپنا رسالہ فضل حق سنا کر اعلان اسلام کیا۔''

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 3 صفحہ 95،96)

اخبار الحکم 7/جون 1935ء صفحہ 5 اور 6 پر بھی آپ کی مختصر روایات درج ہیں۔ آپ نہایت رقیق القلب، پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔ جماعت احمدیہ ڈنگہ کے امیر اور سیکرٹری مال رہے اور نہایت اخلاص سے جماعتی امور سرانجام دیتے رہے۔ محترم ناظر صاحب بیت المال قادیان ایک رپورٹ میں جماعت ڈنگہ کے متعلق لکھتے ہیں:

''حافظ احمد الدین ڈنگوی اس جماعت کے روح رواں ہیں، جن کو مالی کام کے ساتھ ایک خاص انس ہے، جب سال کا اخیر آتا ہے تو بجٹ میں جس قدر کمی ہو اسے اپنے پاس سے پورا کرنا اپنا فرض خیال کرتے ہیں اور مرکزی تحریک میں بھی نہ صرف خود باقاعدہ اور باشرح حصہ لیتے ہیں بلکہ دوسرے احباب سے بھی پوری مستعدی اور سعی سے وصول کیا کرتے ہیں۔ بیت المال حافظ صاحب کی کوششوں کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتا ہے۔''

(الفضل 20 جنوری 1930ء صفحہ 30 کالم 2)

آپ نے 18/نومبر 1954ء کو بعمر قریبًا 84 سال وفات پائی اور بوجہ موصی (وصیت نمبر 4494) ہونے کے بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ محترم مولانا ابو العطاء جالندھری صاحب نے لکھا:

''ڈنگہ ضلع گجرات میں سلسلہ احمدیہ کے اولین خدام میں حضرت حافظ احمد دین صاحب ایک ممتاز مقام رکھتے تھے۔ آپ کی زندگی زاہدانہ اور تقویٰ کے بلند مقام پر تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نے 1898ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی اور اس کے بعد ہمیشہ احمدیت کی تبلیغ میں ہمہ تن مصروف رہے۔ قول کی بجائے زیادہ تر اپنے نیک عمل اور صالح اسوہ سے آپ نے اسلام کی تبلیغ کی۔ آپ نے اپنی اولاد کی نہایت اچھی تربیت کی جو اُن کے لیے باقیات صالحات میں ہیں..... حضرت حافظ صاحب مرحومؓ محترم جناب بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا کے حقیقی بھائی اور مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب سرگودھا کے تایا تھے....''

(الفضل 25/نومبر 1954ء صفحہ 6)

آپ کی اہلیہ کا نام حضرت بیگم بی بی صاحبہ (عرف نیک بی بی صاحبہ) تھا، انھوں نے 1936ء کے اواخر میں وفات پائی، اخبار الفضل نے خبر وفات دیتے ہوئے لکھا:

''مسماۃ بیگم بی بی صاحبہ زوجہ میاں احمد دین صاحب ڈنگہ جو صحابیہ تھیں، بعمر 63 سال 11/دسمبر کو فوت ہوئیں، آج بذریعہ لاری ان کی نعش لائی گئی اور مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں۔''

(الفضل 15دسمبر 1936ء صفحہ 1)

آپ کی اولاد میں دو بیٹے محترم ڈاکٹر محمد دین صاحب وہاڑی اور محترم غلام محمد صاحب سرگودھا اور دو بیٹیاں محترمہ صابرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بابو عبداللطیف صاحب اور محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی مبارک احمد صاحب پشاور تھے۔ آپ کی بیٹی محترمہ صابرہ بیگم صاحبہ (وفات: 22/مئی 1964ء) محترم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ ہالینڈ کی ساس تھیں۔ آپ کے بیٹے مکرم غلام محمد صاحب کا نکاح مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ بنت حضرت میاں خیر الدین صاحب سیکھوانیؓ کے ساتھ ہوا۔

(الفضل 18/اگست 1925ء صفحہ 2 کالم 3)

(نوٹ: آپ کی تصویر اور اولاد کی تفصیل آپ کے پڑنواسے مکرم عزیز اللہ صاحب (ابن مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مبلغ سلسلہ) آف کورنوال، کینیڈا نے مہیا کی ہے، جزاہ اللہ احسن الجزاء۔)

عاطف وقاص۔ ٹورنٹو کینیڈا

آؤ اُردو سیکھیں

سبق نمبر 7

ہمارے آج کے سبق میں بھی اعراب و حرکات پر بحث جاری رہے گی۔

تنوین ـــًـ ، ـــٍـ، ـــٌـ

دو زبر، دو زیر یا دو پیش کو تنوین کہتے ہیں اور یہ نون کی آواز دیتی ہے۔ جیسے فوراً کو فورن پڑھیں گے حقیقتاً کو حقیقتن اور مثلاً کو مثلن پڑھا جاتا ہے۔تنوین کے استعمال سے ایک لفظ متعلق فعل بن جاتا ہے

In Urdu متعلق فعل is an adverb

یعنی ایک ایسا لفظ جو کسی فعل یا صفت یا اسم کے بارے میں معلومات دے۔مثلاً

وہ نادان ہے۔تم حقیقتاً نادان ہے۔

وہ کنجوس ہے

وہ فطرتاً کنجوس ہے

وہ سوتیلے بچوں سے نفرت کرتا ہے۔ وہ ایسا انتقاماً کرتا ہے۔ وغیرہ

تشدید ـــّـ

جب کوئی حرف مکرر آواز دیتا ہے تو اسے دو بار لکھنے کی بجائے ایک بار لکھ کر اس پر ـّـ ڈال دیتے ہیں۔مثلاً مد دت لکھنے کی بجائے د پر تشدید ڈال کر د ایک ہی بار لکھ دیتے ہیں یعنی مدّت۔جس حرف پر تشدید آئے اس پر زیر، زبر، پیش میں سے کوئی حرکت بھی ڈالی جاتی ہے تا کہ درست تلفظ ادا ہو سکے مثلاً مدّ َت لکھیں گے وگرنہ پڑھنے والا اسے مدّ ِت یا مدّ ُت پڑھ سکتا ہے جو کہ غلط ہے۔ تاہم اردو میں اعراب کا استعمال کم ہوتا ہے درست تلفظ اساتذہ کے زیر نگرانی بار بار مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ جیسے بعض لوگ عابِد کو زبر سے عابَد پڑھتے اور بولتے ہیں اس طرح بارِش کو بارَش، گوشُت کو گوشَت ناصِر کو ناصَر وغیرہ کہتے ہیں۔

مزید برآں اگر تشدید ی یا و پر آئے تو اس لفظ کی ادائیگی مختلف ہو گی جیسے متغیّر کو پڑھتے وقت ی پہ ٹھہر کہ جھٹکا دینا ہو گا جیسے انگریزی زبان میں

Vision

وی ژن کہتے وقت دیا جاتا ہے۔ اسی طرح نوّاب اور جواب جو بظاہر ایک جیسے الفاظ لگتے ہیں دونوں کی ادائیگی میں فرق ہے جواب سادہ ادائیگی ہے رکنے اور جھٹکا دینے کی ضرورت نہیں مگر نوّاب کہتے وقت و پہ رک کر معمولی سا جھٹکا دینا ہو گا اسے نواب بروزن جواب نہیں کہ سکتے۔ اسی طرح جلّاد کو جلاد نہیں کہ سکتے ل پر ٹھہر کر معمولی جھٹکا دے کر پڑھنا ہے۔

مزید مثالیں صیّاد، توّاب وغیرہ

حروف شمسی وقمری

جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ اردو میں عربی زبان کے الفاظ کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ خاص طور پر نام یا اسم زیادہ تر عربی ہوتے ہیں۔ پس ان ناموں کے تلفظ کی ادائیگی عربی قوائد کے مطابق کی جاتی ہے۔عربی ناموں کے ساتھ ا اور ل لگایا جاتا ہے بعض جگہ بولتے وقت ل بولا جاتا ہے اور بعض اوقات نہیں۔ اس مسلئے کو سمجھنے کے لیے عربی نام جو اردو میں استعمال ہوتے ہیں انھیں دو قسموں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔

الشّمس

اس قسم میں ل نہیں بولا جاتا۔ جیسے الشّمس میں بھی نہیں بولا جاتا اور کہیں گے اشّمس۔ پس ایسے حروف کو حروفِ شمسی کہا جاتا ہے۔

مظفر الدین

صاحب الذکر

امۃ النور

القمر

اس کے تلفظ میں ل بولا جائے گا اس لیے اس طرح کے حروف کو حروفِ قمری کہتے ہیں

عبد الحیٔ

نور العین

سریع الفہم

صادق القول

اس سبق کا مقصد درس تلفظ میں مددگار اصول فراہم کرنا تھا۔ نیز اعراب کا ذکر بھی یہاں ختم ہوا۔

بقیہ: دربار خلافت...... از صفحہ 2

ہے۔ ہمارے پاس وسیع گھر ہے جسے ایک عرصے سے مسجد میں تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتے تھے لیکن خدا تعالیٰ کو ایسا منظور نہ تھا۔ اب انشاء اللہ اُسے مسجد بنا کر جماعت کو پیش کریں گے۔مولوی شدید مخالفت اور احمدیت سے مرتد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسی دوران استخارہ کیا تو جواب ملا کہ یہ لوگ امام مہدی کے مکذب ہیں۔ یہ اپنے بارہ میں لکھ رہے ہیں ہم ایم۔ ٹی۔ اے سنتے ہیں لوگوں سے ملتے ہیں، تبلیغ کرتے ہیں اور اُن کے جواب دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ پچھلی حکومت کے دوران مجھے اسیر راہِ مولیٰ بن کر تکالیف سہنے کا موقع ملا۔مولویوں نے میرے خلاف جھوٹی شکایتیں کیں تو حکومتی کارندوں کی طرف سے مجھے کئی قسم کی سخت اذیت دی گئی اور دورانِ تحقیق میں نے اِن کو تبلیغ بھی کی۔ ایک طرف جیل میں اذیتیں دی جارہی تھیں۔ دوسری طرف یہ تبلیغ کر رہے تھے۔ ایک متعلقہ افسر نے کہا کہ میں آپ کے دلائل سُن کر وفاتِ مسیح کا قائل ہو گیا ہوں۔ اُنہوں نے جہاد کے بارے میں ان کی رائے پوچھی تو مَیں نے بتایا کہ ہم صرف دفاعی جہاد کے قائل ہیں۔تو دیکھیں مقصد احمدیت سے ہٹانا تھا لیکن خود ان کو قائل ہونا پڑا۔صرف آپ اپنے دام میں صیاد نہیں آیا بلکہ شکار شکاری کے دام میں آ گیا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی لائی ہوئی خوبصورت تعلیم کا لوگوں پر اثر ہے۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے جماعت کے بارے میں اور مصر میں احمدیوں کے بارے میں مختلف سوالات پوچھے۔ نیز یہ کہ تم تبلیغ کیوں کرتے ہو؟ مَیں نے کہا کہ مَیں از خود کسی کو تبلیغ نہیں کرتا لیکن اگر وہ مجھ سے پوچھے تو میں ضرور بتاؤں گا کیونکہ احمدی جھوٹ نہیں بولتے۔ اب یہ ایک خصوصیت ہے جو ایک احمدی کا نشان ہے، دنیا میں ہر جگہ جھوٹ چل رہا ہے۔ پچھلے خطبے میں مَیں نے جھوٹ کے اوپر بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا تھا۔ پس یہ ہمیں بھی یاد رکھنا چاہئے، ہر ایک کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس اپنی ایک عظیم خاصیت کو کبھی کسی احمدی کو چھوڑنا اور بھولنا نہیں چاہئے۔ نئے آنے والے آ کے یہ معیار قائم کرتے ہیں اور اس پر پابندی سے استقامت سے عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم نے جھوٹ نہیں بولنا کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت میں آ کر اپنے دلوں میں جو ایک پاک تبدیلی پیدا کرنی ہے وہ اُسی وقت پیدا ہو سکتی ہے جب ہر چیز ہر قدم آپ کا صدق کا قدم ہو اور ہر بات آپ کی صدق کی بات ہو۔ پس یہ ایک شان ہے احمدی کی جسے قائم رکھنا ہر احمدی کا فرض ہے کہ احمدی جھوٹ نہیں بولتا۔ کہتے ہیں، انہوں نے کہا یعنی پولیس والوں نے کہ اگر تم نے تبلیغ جاری رکھی تو ہم تم پر بم بلاسٹ کرنے کا الزام لگا کر تمہیں سزا دیں گے۔ یہاں تک ان کی مخالفتیں ہوتی ہیں۔ لیکن انہوں نے کہا کہ مجھے کوئی پرواہ نہیں بلکہ کہتے ہیں کہ میری بیوی کو بھی مولویوں نے کہا کہ تمہارے خاوند نے تجھے دھوکہ دے کر اس جماعت میں داخل کیا ہے لیکن بیوی بھی ایمان میں پختہ تھی۔ اُس نے اپنی ایمان کی پختگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ مَیں اس سے پہلے احمدی ہوں۔ پس یہ ہے جرأت اور شان جو آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت نے ایمان میں پیدا کی ہے۔

پھر الجزائر کے ایک دوست اُسامہ صاحب ہیں۔ کہتے ہیں دو سال قبل تک جماعت کے بارے میں کچھ نہ جانتا تھا۔ ایک روز اچانک بیٹے نے ایم۔ ٹی۔ اے کے بارے میں بتایا لیکن میں نے ہنسی مذاق میں ٹال دیا۔ پھر ایک وقت میں گھریلو پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا تب انبیاء کی زندگی اور مذہبی امور کے بارے میں غور وخوض کرنے لگا۔ آپ کا چینل دیکھا تو اس میں سارا حق پایا۔ آپ کی تعلیمات اور تفاسیر سے دل مطمئن ہوا۔ تفسیر کبیر کا مطالعہ شروع کیا اور تفاسیر سے دل مطمئن ہوا اور پھر تبلیغ شروع کر دی لیکن مخالفت کا سامنا ہوا۔ تب سابق انبیاء کی سیرت پر نظر ڈالی تو اس قسم کی مخالفت وہاں بھی نظر آئی جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی ہوتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ لکھتے ہیں کہ براہِ کرم میری بیعت قبول فرمائیں۔ مَیں ہر طرف سے حضور کے حکموں پر عمل کروں گا۔ عجیب اخلاص و وفا میں بڑھنے والے یہ لوگ ہیں۔ پھر مراکش میں اُلطّیّب صاحب ہیں۔ اپنے واقعات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر عیسائیوں کا ’حیاۃ چینل‘ نہ ہوتا تو مجھے بیعت کی توفیق نہ ملتی۔ تفصیل اس کی یہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں کافی عرصے سے یہ چینل دیکھتا رہا ہوں اور اُن کی حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گالیاں سُن کر اور مسلمانوں کو جواب سے عاجز آ کر خاموشی اختیار کرتے دیکھ کر دل ہی دل میں کُڑھتا لیکن کچھ پیش نہ جاتی۔ اچانک ایک دن ہاٹ برڈ ریسیور پر چینل گھما رہا تھا کہ مجھے ایم۔ ٹی۔ اے العربیہ مل گیا۔ (یہ آجکل سپین میں مقیم ہیں) حالانکہ میں بالعموم ہاٹ برڈ کے چینل نہیں دیکھتا۔ بہر حال اس پر عصمتِ انبیاء اور بائبل کی تحریف وغیرہ پر عیسائیوں کے ساتھ بحث ہو رہی تھی۔ مَیں سُن کر بہت خوش ہوا کہ مجھے اپنے مطلب کی چیز مل گئی اور گم شدہ متاع ہاتھ آ گئی۔ کچھ عرصہ دیکھنے کے بعد میری تسلی ہو گئی اور میں بیعت کا خط ارسال کر رہا ہوں۔ اب مَیں ان مولویوں کے ہدہد اور نملہ اور جنّوں وغیرہ کے بارے میں مضحکہ خیز تفسیریں سنتا ہوں تو ہنسی آتی ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے انہی کو سُن کر تعریفیں کرتے تھے۔

(خطبہ جمعہ 16/ ستمبر 2011ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

رپورٹ : تاثیر احمد۔ مبلغ سلسلہ ریجن سیگو ۔ مالی

مالی ریجن سیگو کی جماعت نیٹومونا (Nitomona) میں احمدیہ مسجد نور کی تعمیر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے گئے خدا تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق ہر سال لاکھوں لوگوں کو اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق دے رہا ہے۔ ان احباب کی تعلیم و تربیت اور ان کو عبادت گزار بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ ہر سال جماعت احمدیہ کو دنیا بھر میں سینکڑوں مساجد کی تعمیر کی بھی توفیق دے رہا ہے۔

الحمد للہ انہی مساجد میں سے مالی کے ریجن سیگو میں جماعت احمدیہ مالی کو ایک جماعت نیٹومونا (Nitomona) میں ‘‘مسجد نور’’ کی تعمیر کی توفیق ملی ہے۔ سیگو شہر سے مشرق کی طرف 26 کلومیٹر کے فاصلہ پر نیٹومونا (Nitomona) گاؤں واقع ہے۔ اس گاؤں میں احمدیت کا پودا جون 2008ء میں مکرم عمر معاذ صاحب کولیبالی کی تبلیغ سے لگا۔ 2015ء میں احمدیہ ریڈیو اسٹیشن سیگو کی انسٹالیشن کے ذریعہ سے اس علاقہ میں احمدیت کا پیغام وسیع پیمانے پہنچنے لگا اور اللہ کے فضل سے نیٹومونا (Nitomona) گاؤں اور اس کے اردگرد کے علاقوں میں سعید روحوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں مخلصین کی ایک جماعت قائم ہوگئی۔

نیٹومونا (Nitomona) گاؤں میں احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے مسجد کی شدید کمی محسوس کی جارہی تھی۔ چنانچہ مکرم امیر صاحب مالی کی اجازت سے 2020ء میں جماعت احمدیہ مالی کو نیٹومونا (Nitomona) گاؤں میں احمدیہ مسجد کی تعمیر کی توفیق ملی ۔ اس مسجد کی لمبائی 12 میٹر اور چوڑائی 10 میٹر ہے۔ اس مسجد میں 150 افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہے۔

اس مسجد کا افتتاح مکرم ظفر احمد بٹ صاحب امیر جماعت احمدیہ مالی نے مؤرخہ 4 جون 2021ء کو جمعہ کی نماز پڑھا کر کیا۔ آپ نے اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ ہر احمدی کی بیعت میں داخل ہونے کے بعد کچھ ذمہ داریاں ہیں اور ان میں سب سے زیادہ بڑی اور اہم ذمہ داری نمازوں کا قیام ہے جس کی طرف ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمیں بار بار توجہ دلاتے ہیں اور یہ ذمہ داری بالخصوص عہدیداران کی زیادہ ہے کیونکہ ان کے ذمہ دوسروں کو بھی نمازوں کی طرف توجہ دلانا ہے۔

افتتاح کے موقعہ پر اس علاقہ کی حکومتی اور مذہبی شخصیات کے علاوہ اردگرد کے دس سے زائد گاؤں کے افراد جماعت احمدیہ کی دعوت پر افتتاحی تقریب میں شامل ہوئے جنہیں جماعت احمدیہ کا پیغام سننے کا موقعہ ملا اور جمعہ کی نماز کے بعد ان مہمانوں نے اپنے تاثرات میں جماعت احمدیہ کے کاموں کی کھل کر تعریف بھی کی۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پیغام سننے والوں کے دلوں کو بھی جماعت احمدیہ کی طرف مائل کرے اور اللہ تعالیٰ ہمیں اس مسجد کی تعمیر کا حق ادا کرنے والا بنائے اور ہمارے پیارے آقا جس نیکی، تقویٰ اور روحانیت کے معیاروں پر ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں۔ اللہ کرے کہ اس مسجد کے ذریعہ سے ان معیاروں کو ہم حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین

رپورٹ ۔ ناصر احمد ناصر ۔ مبلغ سلسلہ ریجن کولیکورو ۔ مالی

پہلی ششماہی تربیتی کلاس مالی

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے احباب جماعت و آئمہ کرام کی تعلیم و تربیت کے لئے مالی کے شہر جیجینی میں دسمبر 2012ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے سہ ماہی تربیتی کلاس کا آغاز کیا گیا۔ بعد ازاں 2013ء میں اس تربیتی کلاس کو مالی کے شہر بلا منتقل کر دیا گیا جہاں یہ تربیتی کلاس کامیابی کے ساتھ 2020ء تک جاری رہی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں احباب کو اس کلاس سے مستفیض ہونے کی توفیق ملی۔

سال 2020ء میں جماعت احمدیہ مالی کی تعلیمی و تربیتی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی اجازت سے اس کلاس کا تعلیمی عرصہ تین ماہ سے بڑھا کر چھ ماہ کر دیا گیا۔ اس کیساتھ اس تربیتی کلاس کو جماعت احمدیہ مالی کی جلسہ گاہ حدیقۃ المہدی کولیکورو میں خاکسار ناصر احمد ناصر مبلغ سلسلہ ریجن کولیکورو کی زیر نگرانی منتقل کر دیا گیا۔ حدیقۃ المہدی میں تربیتی کلاس منتقل کرنے سے قبل طلباء کی تعلیم کے لئے ایک جدید سہولیات سے آراستہ کلاس روم اور رہائش کے لئے دو وسیع کمروں پر مشتمل عمارت کی تعمیر کی گئی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دسمبر 2020ء میں اس ششماہی کلاس کا آغاز افتتاحی تقریب سے ہوا جس میں مکرم ظفر احمد بٹ امیر جماعتِ احمدیہ مالی نے طلباء سے خطاب کیا اور انہیں اس کلاس اور دینی تعلیم کی اہمیت سے متعلق تفصیل سے آگاہ کیا۔ پہلی ششماہی کلاس میں مالی کے مختلف علاقوں سے آئے 26 طلباء نے شرکت کی۔ تدریس کے فرائض خاکسار کے علاوہ مکرم عبدالقادر تراؤرے صاحب لوکل معلم ، مکرم عبدالقادر کراکوں صاحب لوکل معلم اور مکرم محمد داؤد صاحب صدر جماعت احمدیہ کولیکورو نے انجام دیئے۔

اس ششماہی کلاس میں طلباء کو قرآن کریم ناظرہ، حفظ قرآن کریم، حدیث نبوی ﷺ، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب، کلام، فقہ، تاریخ و سیرت اور فرنچ زبان کے مضامین پڑھائے گئے۔ اس کے علاوہ وقتاً فوقتاً مکرم ظفر احمد بٹ صاحب امیر جماعت احمدیہ مالی، مبلغین و معلمین کرام تشریف لا کر طلباء کو مختلف تعلیمی و تربیتی موضوعات پر لیکچر دیتے رہے۔ تعلیم کے علاوہ طلباء کی جسمانی صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے روزانہ بعد از نماز عصر طلباء کے لئے کھیل کا انتظام کیا گیا۔ اس کے علاوہ طلباء نے درجنوں وقار عمل کر کے جلسہ گاہ میں جاری مختلف تعمیراتی کاموں میں حصہ لیا۔

کلاس کے اختتام پر تمام طلباء کا امتحان لیا گیا اور کامیاب ہونے والے طلباء میں انعامات و اسناد کی تقسیم کے لئے مؤرخہ 2 جون 2021ء کو ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں تلاوت و قصیدہ کے بعد مکرم امیر صاحب مالی نے طلباء سے خطاب کیا اور بعد ازاں کامیاب ہونے والے طلباء میں انعامات و اسناد تقسیم کیں اور اختتامی دعا کے ساتھ پہلی ششماہی تربیتی کلاس کا اختتام ہوا۔

ترجمہ و تلخیص: مد ثر ظفر

چمگادڑیں کیسے دیکھتی ہیں

ہمیں اپنے گرد و پیش میں جن حشرات کا سامنا رہتا ہے، قدرت نے ان کے اندر ایسے حیرت انگیز نظام نصب کر رکھے ہیں جن کے مطالعہ سے انسانی عقل ششدر رہ جاتی ہے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ ہم ان کے بارے میں بہت زیادہ نہیں جانتے۔ جاننے کا تجسس انسانی سرشت میں ہے اسی سبب شب و روز کی تحقیقات سے حقیقتیں آشکار ہوتی ہیں۔

مجھے یاد ہے بچپن میں جب ٹی وی، موبائل، انٹرنیٹ سمیت دیگر تفریحی ذرائع عام نہیں تھے۔ دن بھر کے کام کاج سے فارغ ہو کر لوگ جمع ہوتے اور گاؤں کے چوراہے پر سرشام محفلیں سجا کرتی تھیں۔ جن میں دنیا بھر کے موضوعات پر بحث مباحثہ ہوا کرتا تھا۔ ایسے ہی ایک دن محفل کا موضوع سخن یہ تھا کہ سانپ کے کان ہوتے ہیں یا نہیں۔ ایک دھڑے کا ماننا تھا کہ سانپ کے کان ہوتے ہیں جبکہ دوسرا فریق اس بات کا قائل تھا کہ سانپ کے کان نہیں ہوتے اور وہ صرف بین کی حرکت کو دیکھ کر ردعمل ظاہر کرتا ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ کئی روز جاری رہنے والی بحث کا نتیجہ کیا رہا لیکن اس سے تحقیق اور جستجو کے جذبہ کو تحریک ضرور ملی۔

ہمارے ماحول میں موجود ایسی ہی ایک مخلوق چمگادڑ ہے جو بصارت سے محروم ہونے کے باوجود بنا کسی چیز سے ٹکرائے نہ صرف اڑ سکتی ہے بلکہ بڑی مہارت سے شکار بھی کرتی ہے۔ چمگادڑیں کم و بیش دنیا کے تمام خطوں میں پائی جاتی ہیں۔ یاد رہے کہ چمگادڑوں کی تمام اقسام اندھی نہیں ہوتیں بلکہ ان میں سے بعض بالکل انسانوں کی طرح دیکھ سکتی ہیں۔ لیکن رات کے وقت وہ بھی ایکو لوکیشن Echolocation کا استعمال کر کے اڑتی اور شکار کرتی ہیں۔ چمگادڑیں اپنی آواز کی گونج یعنی Echo کو دیکھ سکتی ہیں۔ یہ نہایت پیچیدہ ملٹری گریڈ مشینری جیسا نظام ہے جو قدرت نے اس چھوٹی سی مخلوق کے سر میں نصب کر رکھا ہے۔ اسے ہم بائیولوجیکل سونار سسٹم (آواز کی لہروں کی مدد سے جاسوسی کا نظام جو زیر زمین، زیر آب اور زمین کی سطح پر کام کرتا ہے) کہہ سکتے ہیں۔ کئی جانور ایسی آوازیں نکالتے ہیں جن کی گونج بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ان کا مقصد دوسرے جانوروں کو متوجہ کرنا ہوتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ آواز مختلف سطح سے ٹکرانے کے بعد تبدیل شدہ حالت میں ہمیں واپس سنائی دیتی ہے۔ کوئی چیز جتنی زیادہ قریب ہوگی اس سے ٹکرا کر واپس آنے والی آواز ہمیں اتنی ہی جلدی اور زیادہ سنائی دے گی۔ اس عمل کا ایک کمزور پہلو یہ ہے کہ آواز جتنا زیادہ فاصلہ سے آئے گی اتنا زیادہ کمزور ہوتی جائے گی۔ اس پر ہوا اور پانی کا اثر بھی ہوتا ہے اور آواز ان میں جذب ہو جاتی ہے۔ چمگادڑوں کو اس مسئلہ کے حل کے لیے دو چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے ایک یہ کہ ان کی نکالی ہوئی

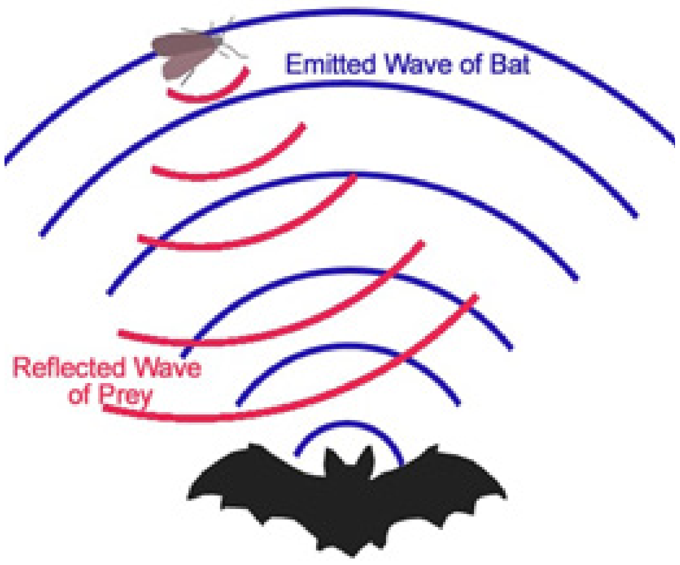

آواز بہت ہی زیادہ تیز اور طاقتور ہو، دوسرا، واپس لوٹ کر آنے والی آوازوں کو سننے کا نظام نہایت حساس ہو۔ چمگادڑوں میں پایا جانے والا یہ بائیلوجیکل سونار سسٹم تمام جانوروں میں سب سے زیادہ بہترین ہے۔ ان کا یہ نظام ایسے شاندار طریقے سے کام کرتا ہے کہ یہ تیزی سے اڑتے ہوئے بنا کسی چیز سے ٹکرائے چھوٹے پتنگوں کو آسانی سے پکڑ لیتی ہیں۔

دنیا میں چمگادڑوں کی بارہ سو سے زیادہ اقسام پائی جاتی ہیں، ان میں سے پچاس فیصد کا انحصار Echolocation پر ہے یعنی آواز کے ذریعے دیکھنے کا کام لینے والی ہیں۔ تیکنیکی اعتبار سے ایکو لوکیشن دیکھنے کا وہ عمل ہے جو کانوں، آنکھوں اور سننے کی حس کے باہمی تعامل سے انجام پاتا ہے۔ Echo یعنی گونج کسی بھی آواز کا پیدا کیا ہوا وہ ردعمل ہے جو سننے والے تک پہنچتا ہے۔ آواز ایسی چیز ہے جو اپنے ماخذ سے لہروں اور ارتعاش کی صورت میں خارج ہوتی ہے۔ یہ لہریں جس مقدار میں خارج ہوتی ہیں اسے فریکوئنسی کہا جاتا ہے۔ آواز کی فریکوئنسی جتنی زیادہ ہوگی اس کی Pitch یعنی پھیلاؤ اتنا زیادہ ہوگا۔ انسان 20 سے 20000 میگاہرٹز تک کی آوازوں کو سن سکتے ہیں۔ جو بھی آواز بیس سے کم اور بیس ہزار سے زیادہ فریکوئنسی کی ہوگی انسانی کان اسے سن نہیں سکتے۔ جبکہ چمگادڑیں 100000 میگاہرٹز تک کی آواز پیدا کرتی ہیں جو کہ انسان کے سننے کی طاقت سے پانچ گنا زیادہ ہے۔

چمگادڑ کے آواز نکالنے کے عمل کو Chirp کہا جاتا ہے۔ ایک بار چرپ کرنے کے بعد آواز اس کے جسم سے خارج ہو کر چیزوں سے ٹکرا کر واپس آنے کے بعد بیرونی کان سے اندرونی کان میں داخل ہوتی ہے۔ پھر یہ آواز کان میں موجود Eardrum سے ٹکراتی ہے جس کے نتیجے میں ڈرم پر ارتعاش پیدا ہوتا ہے۔ یہ ارتعاش آگے Basilar Membrane (آواز کے ارتعاش کو محسوس کرنے والا حصہ) تک منتقل ہوتا ہے جو آگے Cochlea پر منتقل ہوتا ہے۔ کوکلیا اور بیسلر میمبرین باہمی تعامل سے حاصل شدہ معلومات کو Nerve Impulses یعنی برقی سگنل میں تبدیل کر کے دماغ کو بھیج دیتے ہیں جس سے چمگادڑ کے دماغ میں سارے منظر کا ایک مکمل نقشہ تیار ہو جاتا ہے۔ چمگادڑ جان لیتی ہے کہ اس کے ارد گرد کون کون سی اشیاء موجود ہیں ان کا حجم کتنا ہے وہ کتنے فاصلہ پر ہیں، ساکن ہیں یا حرکت کر رہی ہیں۔ مخصوص عضلات اور گلے کی بدولت چمگادڑ ایک سیکنڈ میں دو سو مرتبہ Chrip (آواز نکالنا) کر سکتی ہے۔

مختلف اقسام کی چمگادڑیں آواز کی مختلف فریکوئنسی کو استعمال کرتی ہیں۔ یہ فریکوئنسی 20 سے 200 کلوہرٹز تک ہو سکتی ہے۔ کم فریکوئنسی کی آوازیں زیادہ تیزی سے سفر کرتی ہیں لیکن زیادہ طاقتور فریکوئنسی چمگادڑوں کے لیے ارد گرد کی تھری ڈی تصویر ان کے دماغ میں بنا دیتی ہیں۔ خاص طور پر جب وہ ایک سیکنڈ میں دو سو بار اپنے اندر سے یہ ہائی فریکوئنسی آواز خارج کریں۔ خوش قسمتی سے انسان ان آوازوں کو نہیں سن سکتے ورنہ یہ اتنی تیز ہوتی ہیں کہ جیسے درخت کاٹنے والے مشینی آری چلنے سے ہوتی ہے۔ ذرا تصور کریں آپ ایسی جگہ موجود ہوں جہاں ہزاروں چمگادڑیں سر پہ منڈلا رہی ہوں تو آپ کے کانوں کا کیا حشر ہوگا۔ چمگادڑوں کی نکالی ہوئی آوازوں کی فریکوئنسی بہت ہی زیادہ تیز ہوتی ہے لیکن جب یہ آواز لوٹ کر ان کی جانب واپس آتی ہے تو کئی ہزار گنا تک اس کی طاقت کم ہو چکی ہوتی ہے جسے سن کر ڈی کوڈ کرنے کے لیے انہیں نہایت طاقتور حساس حس کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کے اندرونی کان میں بہت زیادہ حساس Receptor cell (آواز کا ارتعاش محسوس کرنے والے خلیے) ہوتے ہیں۔ ان کی حساسیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ یہ صفر اعشاریہ ایک ہرٹز تک کی مدھم آواز کو سننے کی حیرت انگیز صلاحیت رکھتے ہیں۔

اپنی پیدا کی ہوئی شدید تیز آواز اس کے اپنے حساس اور نازک عضو کو ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں تباہ و برباد کر سکتی ہے لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ یہ ایک ملی سیکنڈ کے اندر اپنے اندرونی کان کو بند کرتی اور کھولتی ہیں یہ عمل اتنی تیزی سے پراسس ہوتا ہے کہ ایک سیکنڈ کے دوران دو سو مرتبہ چمگادڑ کا کان یہ عمل دھراتا ہے۔ نتیجۃً ان کے کان اپنی ہی آواز سے ہونے والے ممکنہ نقصان سے محفوظ رہتے ہیں۔

اس عمل کے دوران بہت زیادہ معلومات چمگادڑ تک پہنچ رہی ہوتی ہیں۔ اپنے ارد گرد کے ماحول کا نقشہ دماغ میں بن جانے کے بعد چمگادڑ صرف اہم چیزوں پر ہی توجہ مرکوز کرتی ہے۔ اس طرح اپنے شکار تک پہنچنا اس کے لیے آسان ہو جاتا ہے۔

جانوروں میں ایکو لوکیشن کا دوسرا بہترین نظام چمگادڑوں کے بعد ڈولفن میں پایا جاتا ہے۔ نیز کئی پرندے بھی ایکو لوکیشن کا استعمال کرتے ہیں۔ بصارت سے محروم ہونے کے باوجود صرف آواز کی بدولت دیکھنے کا یہ پیچیدہ نظام نہایت شاندار ہے جس کے بارے میں جان کر دل بے اختیار کہہ اٹھتا ہے۔ ’’فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحۡسَنُ الۡخٰلِقِيۡنَ‘‘

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

درخواست دُعا

مکرم جناب ایڈیٹر صاحب (الفضل آن لائن)

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آپ کا آڈیو میسج خاکسار نے سُنا۔ اس دلجوئی کے لئے خاکسار آپ کے لئے دل کی گہرائیوں سے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو غم و حزن سے محفوظ رکھے۔ خاکسار کے زخم بفضلِ تعالیٰ بہتر ہو رہے ہیں۔ الحمد للہ۔ کالربون اور شولڈر کی تکلیف ہنوز ہے۔ اسے وقت لگے گا۔ ویکنیس بہت ہے۔ بلڈ پریشر متواتر لو ہے۔ آپریشن فی الحال ملتوی ہے۔ ڈاکٹرز کا خیال ہے کہ ہڈی اگر خود بخود جُڑ گئی تو پھر آپریشن کی ضرورت نہ ہو گی۔ دعا کریں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کامل شفاء عطا فرمائے۔ آپ سب دوستوں کا نہائت ممنونِ احسان ہوں۔ جس محبت اور اخلاص سے آپ سب نے خاکسار کے لئے دعائیں کی ہیں اور اس مشکل وقت میں گویا میرے ساتھ ساتھ ہی رہے ہیں۔ اللہ آپ کے ہمیشہ ساتھ رہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور آپ سب کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ دعا کی ہنوز ضرورت ہے۔

والسلام

زرتشت احمد منیر

ناروے

اعلان نکاح

مکرم خواجہ مظفر احمد جرمنی سے لکھتے ہیں کہ خاکسار کی بیٹی سارینہ خواجہ کا نکاح مکرم عثمان اشرف سے بعوض 15000یورو حق مہر قرار پایا ہے۔ مکرم مبشر احمد کاہلوں نے ربوہ میں نکاح پڑھایا طرفین کی جانب سے ولی مقرر کیے گئے تھے جنہوں نے ایجاب وقبول کیا۔ عزیزہ سارینہ خواجہ محترم عبد الحی صابر (مرحوم) آف جرمنی کی پوتی اور محترم محمد سعید (مرحوم) آف جرمنی کی نواسی ہیں۔ جبکہ عثمان اشرف صاحب محترم اللہ بخش (مرحوم) آف موضع پیرو پاکستان کے پوتے اور مکرم حافظ محمد یوسف (مرحوم) آف ربوہ پاکستان کے نواسے ہیں۔ احباب جماعت سے دونوں بچوں کی خوشگوار عائلی زندگی کے لیے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں بچوں اور خاندانوں کے لیے مبارک بنائے۔ آمین ثم آمین۔

مکرم ظہیر احمد طاہر صاحب جرمنی سے تحریر کرتے ہیں:

ماشاءاللہ روزنامہ الفضل آن لائن کا ہر شمارہ پڑھ کر آپ سب کے لئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام خدمت کرنے والوں اور اس کے لئے لکھنے والوں کو بہترین جزا سے نوازے اور ہمیشہ حامی و مددگار رہے۔ آمین

دعا کی عاجزانہ درخواست کے ساتھ۔ جزاک اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

مکرم تنویر احمد ناصر صاحب قادیان سے تحریر فرماتے ہیں:

ماشاءاللہ اب تو اخبار الفضل کا انتظار رہنے لگا ہے، خصوصاً خطبے والے شمارے کا، کیونکہ آج کل صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف پر مشتمل خطبے آرہے ہیں۔ اس پچ بعض مرحومین کا بھی ذکر مل جاتا ہے جو ازدیادِ ایمان کا باعث ہوتا ہے۔ اسی طرح بہت علمی مضامین اور معیاری نظمیں اخبار کی زینت کو چار چاند لگا رہی ہیں۔ اداریہ بھی ماشاءاللہ بہت باموقع اور علوم سے بھرپور ہوتا ہے۔ اس قدر معیاری اور علم و معرفت سے مالا مال اخبار شائع کرنے پر خاکسار کی طرف سے بہت مبارک باد اور شکریہ قبول فرمائیں۔ جزاکم اللہ

چھوٹی مگر سبق آموز بات

ریت کے تودہ پر گھر

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل حاجی الحرمین حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ فرماتے ہیں کہ ایک عیسائی مجھ کو ریل میں ملا۔ میں نے اس سے کہا کہ تم بڑی کوشش کرتے ہو۔ کہنے لگا کہ جس کا گھر پہاڑ پر بنا ہوا اس کو کیا فکر، لیکن جس کا گھر ریت کے تودہ پر بنا ہو وہ کوشش بھی نہ کرے؟ ہمارا مذہب تو ریت کے تودہ پر ہے، ہم کوشش نہ کریں تو کیا کریں؟

(مرقات الیقین فی حیات نور الدین صفحہ 278)

01جولائی2021ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:14	19:07
مدینہ منورہ	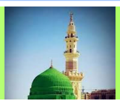	04:05	19:15
قادیان		03:47	19:38
ربوہ		03:27	19:18
اسلام آباد ٹلفورڈ	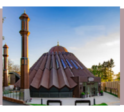	03:22	21:22

سلسلہ کے معروف شاعر مکرم عبدالکریم قدسی صاحب تحریر فرماتے ہیں:

عزیزہ فوزیہ منصور بہو محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کا مضمون پڑھ کر --------

اہلِ دل۔ اہلِ قلم ہیں مائکہ سسرال بھی
علم سے ماضی بھی روشن اور درخشاں حال بھی
کیوں نہ پھر تحریر میں ہو تی ادب کی چاشنی
جب ادب کی گود میں گزرے ہوں ماہ و سال بھی